S_1997_3_17_24

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

شری۔ ایم۔وی۔سری نواسا اور دیگران وغیرہ

بنام۔

ریاست کرناٹک اور دیگران

23 جولائی 1997

سجاتا۔وی۔منوہر اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز

سروس کا قانون: پروجیکٹ کی سہولیات-گرانٹ کی۔اصل میں تمام پروجیکٹ ملازمین کوان کے کام کی جگہ سے قطع نظر دی گئی گرانٹ-بعد میں ان لوگوں کو واپس لے لیا گیا جو پروجیکٹ کے علاقے میں نہیں، بلکہ تعلقہ ہیڈکوارٹر میں تعینات تھے-جہاں اپیل گزاروں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا تھا-منعقد کیا گیا: کوئی امتیازی سلوک نہیں کیونکہ کام کی جگہ متعلقہ ہے۔

مدعاعلیہ ریاستی حکومت نے منصوبوں میں کام کرنے والے اور کام کی جگہ پر تعینات افسران اور عملے کو مفت کوارٹرز، مفت بجلی اور مفت پانی کی فراہمی جیسی سہولیات کا حقدار بنایا جیسا کہ ریاست میں نافذ کیے گئے اسی طرح کے دیگر منصوبوں میں اجازت ہے۔اس کے بعد ایک خط کے ذریعے ریاستی حکومت نے واضح کیا کہ یہ سہولیات، افسران کے ہیڈکوارٹرز سے قطع نظر، پروجیکٹ کے تحت خدمات انجام دینے والے ملازمین کے لیے بھی دستیاب ہوں گی اور پروجیکٹ کے علاقے سے باہر تعینات ہوں گی اور تعلقہ ہیڈکوارٹرز یا کسی اور جگہ پر تعینات ہوں گی۔ان سہولیات کو بعد میں 20 اگست 1987 کے سرکاری حکم نامے کے ذریعے واپس لے لیا گیا جس نے اسے 19.12.1985 سے پس منظر اثر دیا۔اپیل گزاروں نے اسے ریاستی انتظامی ٹریبونل کے سامنے چیلنج کیا۔ٹریبونل نے ان کی درخواست کو مسترد کر دیا، موجودہ اپیلوں کو ترجیح دی گئی۔

اپیل گزاروں کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ سہولیات کی فراہمی کے معاملے میں پروجیکٹ کے علاقے میں تعینات افراد اور تعلقہ ہیڈکوارٹر اور دوسری جگہوں پر تعینات دیگر افراد کے درمیان فرق کرنے کا کوئی جواز نہیں ہوسکتا؛ کہ اصل منظوری آئین کے آرٹیکل 166 کے تحت استعمال ہونے والے اختیارات کے لحاظ سے کی گئی ہے، اسے محض سرکاری خط کے ذریعے واپس نہیں لیا جا سکتا، اور اس لیے، اعتراض شدہ حکم کی قانون کی نظر میں کوئی قدر اور طاقت نہیں ہے؛ اور یہ کہ سہولیات کو ماضی سے واپس نہیں لیا جا سکتا۔اس عدالت میں دائر

رٹ پٹیشن میں بھی یہی سوالات اٹھائے گئے۔

اپیلوں اور تحریری درخواست کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: .1۔ان ملازمین کو کوئی بھی خصوصی الاؤنس اور سہولیات دینے کا اختیار جو حکومت کی خدمت کرتے ہیں اور غیر موافق حالات والی جگہوں پر تعینات ہیں، حکومت کی صوابدید کے تحت ہے۔ پروجیکٹ کے علاقے میں تعینات افراد کی طرف سے ادا کیے جانے والے فرائض کی نوعیت کے ساتھ ساتھ زندگی کی کئی بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے، حکومت پروجیکٹ الاؤنس اور دیگر سہولیات جیسے مفت کوارٹرز، مفت بجلی اور مفت پانی کی فراہمی جیسی کچھ مراعات دینے کے اپنے اختیار میں ہوگی۔لیکن اس طرح کی ترغیبات اور سہولیات کا دعوی ان تمام ملازمین کے ذریعے نہیں کیا جا سکتا جو پروجیکٹ میں ملازم رہے ہوں لیکن پروجیکٹ کے علاقے سے باہر تعینات ہیں اور تعلقہ ہیڈ کوارٹر یا کہیں اور خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ کام کی جگہ ہے جو ملازمین کے ایک گروپ کو زیر بحث مراعات حاصل کرنے کا حق دیتی ہے نہ کہ خود پروجیکٹ میں روزگار کا۔معاملے کے اس نقطہ نظر میں اپیل گزاروں کے لیے پیش کیے گئے دلائل میں کوئی بنیاد نہیں پائی گئی کہ ان کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جا رہا تھا۔حقائق اور حالات میں پروجیکٹ الاؤنس اور سہولیات فراہم کرنے کے معاملے میں ان ملازمین کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں پایا جاتا جنہیں پروجیکٹ کی جگہ پر ہی تعینات کیا گیا تھا۔(22-ایف-ایچ؛23-اے-بی)

.2 سہولیات کو واپس لینے سے متعلق فیصلہ محکمہ کے متعلقہ وزیر نے لیا جسے رولز آف بزنس کے تحت اس طرح کا حکم منظور کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔(23-ڈی)

.3۔ 20 اگست 1987 کے سرکاری خط میں کوئی کمزوری نہیں ہے اور اسی کے پیش نظر خط کے جاری ہونے کی تاریخ سے تعلقہ ہیڈ کوارٹر اور دوسری جگہوں پر رہنے والے ملازمین کو پروجیکٹ کی سہولیات فراہم نہیں کی جا سکتی ہیں۔ جہاں تک انخلا کی پچھلی تاریخ کا تعلق ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 20 جنوری 1988 کو حکومت نے تمام چیف انجینئرز کو ایک خط جاری کیا جس میں مطلع کیا گیا تھا کہ 20 اگست 1987 کا سرکاری خط صرف خط کے جاری ہونے کی تاریخ سے نافذ ہوگا اور کسی بھی پچھلی تاریخ سے نافذ نہیں ہوگا۔20 جنوری 1988 کے بعد کے خط کے پیش نظر، زیر بحث سہولیات کو صرف 20 اگست 1987 سے واپس لیا گیا ہے اور 19 دسمبر 1985 سے اس کا اثر نہیں ہوا ہے جس کا اشارہ 20 اگست 1987 کے خط میں دیا گیا تھا۔اس طرح پچھلا جائزہ لینے کے سوال پر شکایت اب باقی نہیں رہتی۔(23-ای-ایچ؛ 24-اے)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار عدالتی فیصلہ: 1996 دیوانی اپیل نمبر 11560-11610 وغیرہ 1987 کے اے نمبر 4048-4056 میں انتظامی ٹریبونل، کرناٹک کے مورخہ 7.4.88 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

دیوانی اپیل نمبر 11611/96 اور ڈبلیو پی۔(C) نمبر 405/90

شانتی کمار۔وی۔مہالے پی۔مہالے کے لیے، اپیل گزاروں کے لیے۔

کے ایچ۔نوبن سنگھ، ایم۔ویرپا کے لیے، جواب دہندگان کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جی۔بی۔پٹنائک، جسٹس۔ان اپیلوں کے ساتھ ساتھ تحریری عرضی میں پروجیکٹ الاؤنس حاصل کرنے کے لیے پروجیکٹ کے تحت کام کرنے والے ملازمین کے حق کے حوالے سے ایک مشترکہ سوال کے ساتھ ساتھ کرایہ سے پاک سہ ماہی، مفت بجلی اور مفت پانی کی فراہمی جیسی سہولیات بھی غور کے لیے پیدا ہوتی ہیں اور اس طرح ان کی ایک ساتھ سماعت کی گئی اور اس مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جا رہا ہے۔زیر بحث اپیلیں کرناٹک ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے حکم کے خلاف ہیں۔مانا جاتا ہے کہ اپیل کنندگان ریاست کرناٹک میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور مختلف پروجیکٹوں میں ملازمت کر چکے ہیں لیکن انہیں پروجیکٹ کے علاقے میں تعینات نہیں کیا جاتا ہے اور دوسری طرف انہیں یا تو تعلقہ ہیڈ کوارٹر اور دوسری جگہوں پر تعینات کیا جاتا ہے۔کرناٹک کی حکومت نے 27.9.1960 کے حکم کے ذریعے پروجیکٹ الاؤنس کو تنخواہ کے 20 فیصد پر منظور کیا، بشرطیکہ پروجیکٹ کے تحت کام کرنے والے افسران اور عملے کو زیادہ سے زیادہ 75 روپے فی سال دیے جائیں اور وہ کام کی جگہ پر تعینات ہوں۔اس میں یہ بھی اشارہ کیا گیا تھا کہ وہ مفت کوارٹرز، مفت بجلی اور مفت پانی کی فراہمی کے حقدار ہوں گے جیسا کہ ریاست میں نافذ کیے گئے اسی طرح کے دیگر منصوبوں میں اجازت ہے۔مذکورہ حکومتی حکم نامے میں مزید کہا گیا ہے کہ:-

"جب عقلیت سازی کمیٹی کی سفارشات پر فیصلے کیے جاتے ہیں تو اس پر نظر ثانی کی جا سکتی ہے۔"

اس کے بعد گورنمنٹ پی ڈبلیو اور محکمہ بجلی، بنگلور کے سکریٹری کی طرف سے راؤنڈ کل ڈیم، بیلگام ضلع کو لکھے گئے ایک خط کے ذریعے یہ واضح کیا گیا کہ 27 ستمبر 1960 کے سرکاری حکم نامے میں ملاپربھا پروجیکٹ کے پروجیکٹ عملے کو کرایہ فری کوارٹر، مفت بجلی اور مفت پانی کی فراہمی جیسی سہولیات دفاتر کے ہیڈ کوارٹر سے قطع نظر ہیں اور جب کہ ان کے لیے منظور شدہ پروجیکٹ الاؤنس صرف اس صورت میں قابل قبول

ہے جب پروجیکٹ عملہ یا تو پروجیکٹ سائٹ پر یا شہروں اور تعلقہ ہیڈ کوارٹرز سے دور تعینات ہو، دیگر سہولیات پروجیکٹ کے تحت خدمات انجام دینے والے ملازمین کو بھی دستیاب ہوں گی اور تعینات ہوں گی۔ پروجیکٹ کے علاقے سے باہر اور تعلقہ ہیڈ کوارٹر یا کسی اور جگہ پر تعینات۔ یہ سہولیات جو پروجیکٹ کے تحت خدمات انجام دینے والے ملازمین کو سرکاری خط مورخہ 18.12.1968 کے تحت دی گئی تھیں، انہیں حکومت کے خط مورخہ 20.8.1987 کے ذریعے واپس لے لیا گیا تھا جس سے اسے 19.12.1985 سے اثر انداز ہوتا ہے۔ 20 اگست 1987 کا مذکورہ بالا سرکاری خط ذیل میں تفصیل کے ساتھ نکالا گیا ہے:-

"سے:

حکومت کا سیکرٹری

میسور کے پی۔ڈبلیو۔اور بجلی محکمہ،

بنگلور۔

راؤ ہڈکل ڈیم،

بیلگام ضلع۔

موضوع:- ملاپربھا پروجیکٹ کے اہلکاروں کو مفت بجلی کی فراہمی۔

آپ کے خط نمبر RAO.CP.R. 140 کے حوالے سے مورخہ 3/8 جولائی 1968 کو مذکورہ موضوع پر، مجھے یہ بتانے کی ہدایت کی گئی ہے کہ کرایہ فری کوارٹرز، مفت بجلی، مفت پانی کی فراہمی وغیرہ جیسی سہولیات، ملاپربھا پروجیکٹ کے پراجیکٹ عملے کو سرکاری حکم نمبر پی ڈبلیو ڈی 7، ایم ایم پی 60 مورخہ 24/27 ستمبر۔1960 دفاتر کے ہیڈ کوارٹر سے قطع نظر ہیں، میں منظور کی گئی ہیں۔ اگرچہ ان کے لیے منظور شدہ پروجیکٹ الاؤنس صرف اس صورت میں قابل قبول ہے جب پروجیکٹ کا عملہ یا تو پروجیکٹ سائٹ پر یا شہروں اور تعلقہ ہیڈ کوارٹرز سے دور تعینات ہو، یہ سہولیات عملے کے لیے منظور کی جاتی ہیں، اس حقیقت کے پیش نظر کہ اگرچہ سرکل آفس اور سب ڈویژن آفس کے ہیڈ کوارٹرز سوندتی اور دیگر تعلقہ مقامات پر ہیں، لیکن یہ جگہیں باقی سہولیات سے محروم ہیں۔ چونکہ پروجیکٹ الاؤنس کسی بھی طرح سے ہاؤسنگ، بجلی وغیرہ جیسی پروجیکٹ کی سہولیات کی عدم فراہمی سے مشروط نہیں ہے، اس لیے سوندتی اور دیگر تعلقہ ہیڈ کوارٹر مقامات پر رہنے والے ملاپربھا پروجیکٹ سرکل کے پروجیکٹ عملے کو حکومت کی طرف سے منظور شدہ سہولیات کا اہل قرار دیا جانا چاہیے۔

محکمہ خزانہ کی رضامندی سے جاری کردہ خط ان کے یو او نوٹ

نمبر F.D.6304-69(W&H) تاریخ 26 نومبر 1968۔

آپ کے وفادار،

ایس ڈی/-

یو/ایس سے حکومت، پی ڈبلیوای محکمہ "۔

اپیل گزاروں نے حکومت کے مذکورہ حکم کو کرناٹک ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے چیلنج کیا۔ٹریبونل نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے درخواستوں کو مسترد کرتے ہوئے موجودہ اپیلوں کو ترجیح دی ہے۔زیر بحث رٹ پٹیشن بھی پروجیکٹ کے تحت کام کرنے والے ملازمین کی طرف سے دائر کی گئی ہے جس میں 20 اگست 1987 کے سرکاری حکم نامے کے ذریعے پروجیکٹ کی سہولیات کو واپس لینے کو چیلنج کیا گیا ہے جو اسے 19.12.1985 سے اثر انداز ہوتا ہے۔یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ یہ ملازمین اگرچہ پروجیکٹ میں ملازم ہیں لیکن تعلقہ ہیڈکوارٹر اور دوسری جگہوں پر تعینات ہیں نہ کہ پروجیکٹ کے علاقے میں۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے 20 اگست 1987 کے ریاستی حکومت کے حکم پر عمل درآمد کرتے ہوئے تین اعتراضات اٹھائے۔اس بات پر زور دیا گیا کہ ملازمین جو اس منصوبے میں ہی مصروف ہیں، کرایہ فری کوارٹرز، مفت بجلی اور مفت پانی کی فراہمی جیسی سہولیات کے معاملے میں پروجیکٹ کے علاقے میں تعینات افراد اور تعلقہ ہیڈکوارٹرز اور دوسری جگہوں پر تعینات دیگر افراد کے درمیان فرق کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔فاضل وکیل نے مزید دلیل دی کہ منظوری حکومت کے حکم سے دی ہے، جس کی آئین کے آرٹیکل 166 کے تحت استعمال ہونے والے اختیارات کے لحاظ سے باضابطہ تصدیق کی قابل ہے، اسے محض سرکاری خط کے ذریعے واپس نہیں لیا جا سکتا اور اس لیے 20 اگست 1987 کے متنازعہ حکم کی قانون کی نظر میں کوئی اہمیت اور طاقت نہیں ہے۔اپیل کنندہ کے ماہر وکیل نے آخر میں زور دیا کہ اس معاملے کے کسی بھی تناظر میں ماضی سے متعلق اثرات کے ساتھ معاہدوں کو بند کرنا اس کے باوجود پائیدار نہیں ہے اور سرکاری حکم کے مطابق جو سہولیات دی قابل ہیں انہیں کسی بھی ماضی سے متعلق تاریخ سے واپس نہیں لیا جا سکتا۔دوسری طرف ریاست کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ پروجیکٹ کے علاقے میں ایک طبقے سے خود خدمات انجام دینے والے ملازمین اور خصوصی الاؤنس اور سہولیات جو حکومت انہیں منظور کرتی ہے، ان کا دعوی دوسرے لوگ نہیں کر سکتے جو پروجیکٹ سے باہر تعینات ہیں اور تعلقہ ہیڈکوارٹر اور دوسری جگہوں پر کام کرتے ہیں۔حکومت کی اس طرح کی کارروائی کو امتیازی نوعیت کا نہیں کہا جا سکتا۔انہوں نے مزید دعوی کیا کہ پروجیکٹ کے علاقے سے باہر تعینات ملازمین کو سہولیات کی اجازت دینے کا ابتدائی حکم بھی ایک سرکاری خط کے ذریعے تھا اور اسے

20 اگست 1987 کے ایک اور سرکاری خط کے ذریعے واپس لے لیا گیا ہے۔ نتیجتاً اس میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔ جہاں تک ماضی سے متعلق تاریخ کے ساتھ سہولیات کو واپس لینے کا سوال ہے، وکیل نے زور دے کر کہ 20 اگست 1987 کے سرکاری حکم نامے کی پچھلی تاریخ کو بعد کے سرکاری حکم نامے سے پہلے ہی واپس لے لیا گیا ہے اور اس لیے یہ حکم 20 اگست 1987 کے سرکاری حکم نامے کے جاری ہونے کی تاریخ سے نافذ العمل ہو جاتا ہے اور یہ کہ اپیل گزاروں کو اس سلسلے میں کوئی شکایت نہیں ہو سکتی۔

حریف تنازعات کا جائزہ لینے اور وقتاً فوقتاً حکومت کے مختلف خطوط پر غور کرنے کے بعد ہم ریاست کی جانب سے اٹھائے گئے تنازعات میں بہت زیادہ طاقت پاتے ہیں اور ہمیں اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کی طرف سے کی قابل عرضیوں میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ اس تسلیم شدہ حقیقت کے پیش نظر کہ اپیل کنندگان اگرچہ منصوبے میں مصروف ہیں لیکن انہیں منصوبے کے علاقے میں تعینات نہیں کیا گیا ہے اور وہ تعلقہ ہیڈ کوارٹر اور دوسری جگہوں پر تعینات ہیں، غور کے لیے سوال یہ ہے کہ کیا ان کے ساتھ امتیازی سلوک کیا گیا ہے جب کہ منصوبے کی سہولیات صرف ان لوگوں کو دی جا رہی ہیں جو منصوبے کے علاقے میں تعینات ہیں۔ جواب ناگوار میں ہونا چاہیے۔ ان ملازمین کو کوئی بھی خصوصی الاؤنس اور سہولیات دینے کا اختیار جو حکومت کی خدمت کرتے ہیں اور غیر موافق حالات والی جگہوں پر تعینات ہیں، حکومت کی صوابدید کے تحت ہے۔ پروجیکٹ کے علاقے میں تعینات افراد کی طرف سے ادا کیے جانے والے فرائض کی نوعیت کے ساتھ ساتھ زندگی کی کئی بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کو مدنظر رکھتے ہوئے، حکومت پروجیکٹ الاؤنس اور دیگر سہولیات جیسے مفت کوارٹر، مفت بجلی اور مفت پانی کی فراہمی جیسی کچھ مراعات دینے کے اپنے اختیار میں ہوگی۔ لیکن اس طرح کی ترغیبات اور سہولیات کا دعوی ان تمام ملازمین کے ذریعے حق کے طور پر نہیں کیا جا سکتا جو پروجیکٹ میں ملازم رہے ہوں لیکن پروجیکٹ کے علاقے سے باہر تعینات ہیں اور تعلقہ ہیڈ کوارٹر یا کہیں اور خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ کام کی جگہ ہے جو ملازمین کے ایک گروپ کو مراعات اور سہولیات حاصل کرنے کا حق دیتی ہے نہ کہ خود پروجیکٹ میں روزگار حاصل کرنے کا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں ہم اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کیے گئے فاضل وکیل کے دلائل میں کوئی بنیاد تلاش کرنے سے قاصر ہیں کہ ان کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے۔ حقائق اور حالات میں ہمیں پروجیکٹ الاؤنس اور سہولیات فراہم کرنے کے معاملے میں ان ملازمین کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نظر نہیں آتا جو پروجیکٹ سائٹ پر ہی تعینات ہیں۔ لہذا، اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل کی پہلی دلیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

جہاں تک 20 اگست 1987 کے مدلیل خط کی صداقت سے متعلق دلیل، جو کہ آئین کے آرٹیکل

166 کے لحاظ سے خط نہیں ہے، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ٹریبونل نے خود اس سوال کی اصل فائل کے حوالے سے جانچ کی جہاں فیصلہ لیا گیا تھا اور ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ متعلقہ سرکاری فائلوں سے پتہ چلتا ہے کہ سہولیات کو واپس لینے سے متعلق فیصلہ محکمہ کے متعلقہ وزیر نے لیا تھا جسے رولز آف بزنس کے تحت اس طرح کا حکم منظور کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جس خط کے تحت پراجیکٹ ایریا سے باہر خدمات انجام دینے والے ملازمین کو سہولیات فراہم کی گئیں، جس کی تاریخ 18.12.1968 تھی، وہ بھی حکومت کے انڈر سکریٹری کی طرف سے اسی انداز میں لکھا گیا خط تھا جس میں 20 اگست 1987 کو سہولیات واپس لینے کا اعتراض کیا گیا تھا۔ اس لیے ہمیں 20 اگست 1987 کے مذکورہ بالا سرکاری خط میں کوئی کمزوری نظر نہیں آتی اور ریاستی حکومت کے مذکورہ خط کے پیش نظر خط کے جاری ہونے کی تاریخ سے تعلقہ ہیڈ کوارٹر اور دوسری جگہوں پر رہنے والے ملازمین کو پروجیکٹ کی سہولیات فراہم نہیں کی جا سکتی ہیں۔ جہاں تک انخلا کی پچھلی تاریخ کا تعلق ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 20 جنوری 1988 کو پی ڈبلیو ڈی، سی اے ڈی اے اور محکمہ بجلی کی حکومت نے تمام چیف انجینئرز کو ایک خط جاری کیا ہے جس میں مطلع کیا گیا ہے کہ 20 اگست 1987 کا سرکاری خط صرف خط کے جاری ہونے کی تاریخ سے نافذ ہوگا اور کسی بھی پچھلی تاریخ سے نافذ نہیں ہوگا۔ حکومت کے 20 جنوری 1988 کے مذکورہ بالا بعد کے خط کے پیش نظر، زیر بحث سہولیات کو صرف 20 اگست 1987 سے واپس لے لیا گیا ہے اور اس کا اثر 19.12.1985 سے نہیں ہوا ہے جس کا اشارہ 20 اگست 1987 کے خط میں پہلے دیا گیا تھا۔ اس لیے، بازگشت کے سوال پر شکایت اب باقی نہیں رہتی۔

جہاں تک اعتراض شدہ خط کی صداقت سے متعلق دلیل کا تعلق ہے، مذکورہ بالا احاطے میں ہمیں ان اپیلوں اور تحریری درخواستوں میں کوئی میرٹ نہیں ملتا جو اس کے مطابق مسترد کی جاتی ہیں۔ لیکن ان حالات میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ایس۔ایس۔

اپیل اور تحریری درخواست مسترد کر دی گئی۔